﴿ واللہ یدعوا الی دار السلام ﴾ (پ یونس)

شوقِ جنت

از افادات

حضرت مولانا پیر حافظ ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی زید مجدہ

بمقام اوسا کا زامبیا

فہرست عناوین

شمار	عناوین	صفحہ
۱	اقتباس	۲۱۳
۲	نیکی کا موسم	۲۱۴
۳	دنیا وطن اقامت	۲۱۵
۴	ایک خاص دعاء	۲۱۵
۵	رابعہ بصری کا غلبہ حال	۲۱۶
۶	شوق دیدار	۲۱۶
۷	دیدار الٰہی کا مزا	۲۱۶
۸	ہر آدمی کے دو مکان	۲۱۷
۹	رحمت کی وسعت	۲۱۸
۱۰	جنت کیا ہے	۲۱۸
۱۱	جنتیوں کا استقبال	۲۱۹
۱۲	پیارے نبی ﷺ کے متقیوں...	۲۲۰
۱۳	امت کے لئے نبی ﷺ کی دعا	۲۲۱
۱۴	جنت کا سب سے پہلا کھانا	۲۲۱
۱۵	جنتیوں کے مکانات	۲۲۲
۱۶	جنت کے درخت	۲۲۳
۱۷	جنت کے سوئمنگ پول	۲۲۵
۱۸	جنت کی قسمیں	۲۲۶
۱۹	جنتیوں کا فرنیچر	۲۲۶
۲۰	جنت کے دستر خوان کی ترتیب	۲۲۷
۲۱	جنت کے ذائقے	۲۲۸
۲۲	ایک دوسرے کی مہمان نوازی	۲۲۹
۲۳	جنت کا لباس	۲۳۰
۲۴	جنت کی سواریاں	۲۳۱
۲۵	خوشی کا ایک اور سامان	۲۳۲
۲۶	جنت کی صبح و شام	۲۳۳
۲۷	عید کا پتہ	۲۳۴
۲۸	حسن و وقار	۲۳۵
۲۹	قیاس کن زگلستان من بہار مرا	۲۳۶
۳۰	حور کا لفظی مطلب	۲۳۶
۳۱	جنتی عورتوں کا حسن	۲۳۷
۳۲	جنت کا سنگھار دان	۲۳۹
۳۳	نور کی بارش	۲۳۰
۳۵	علماء کی اہمیت	۲۳۱
۳۶	دیدار الٰہی	۲۳۱
۳۷	اللہ کے دیدار کا پیمانہ	۲۳۵

اقتباس

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں
ارشاد فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ، ﴿لها سبعة ابواب﴾ اور حدیث پاک میں بتلایا گیا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ، اب اسمیں علماء نے ایک نکتہ لکھا ہے کہ جس طرف سے لوگوں کو زیادہ آنا ہوتا ہے اس طرف سے دروازے کو بڑا بنا دیا جاتا ہے ، آپ نے دیکھا ہوگا کہ گھر کا ایک مین گیٹ ہوتا ہے ، مستورات کیلئے عقب سے چھوٹا سا گیٹ بنا لیتے ہیں ، تو جہاں سے بندوں کو زیادہ آنا ہوتا ہے وہاں آمد کی گنجائش زیادہ بنائی ہوئی ہوتی ہے ، اور جہاں تھوڑوں نے آنا ہوتا ہے وہاں تھوڑی گنجائش بنائی ہوئی ہوتی ہے ، تو علماء نے نکتہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے سات دروازے بنائے ، اور جنت کے آٹھ دروازے بنائے ، اسمیں اللہ رب العزت کی منشاء یہ ہے کہ میرے زیادہ بندے جنت میں چلے جائیں ، تو جس پروردگار نے جنت کے دروازوں کو پہلے ہی زیادہ اور بڑا کر دیا ہے ، نیت اسکی یہ ہے ، چاہت اسکی یہ ہے کہ میرے بندے نیکی کریں ، یہ جہنم میں جانے کی بجائے جنت میں زیادہ جانے والے بن جائیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ......امابعد!

اَعوذُ باللّٰہِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

﴿اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ﴾

(پ ۱۱ التوبہ)

وقال اللہ تعلی فی مقام آخر

﴿وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ﴾

وقال اللہ تعالی فی مقام آخر

﴿وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ﴾ (پ ۴ ال عمران)

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُم صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُم صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُم صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

نیکی کا موسم

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ رب العزت کی رحمتوں کا خزینہ ہے، اسکی برکتوں کا اندازہ اس سے لگائیں کہ اسکی پہلی رات میں اللہ رب العزت جنت کے سب دروازوں کو کھول دیتے ہیں، جنت کو خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے، جنت کو زیادہ خوبصورت بنایا جاتا ہے، سجایا جاتا ہے اور اس مہینہ میں مؤمنوں کی جنت میں الاٹمینٹ کی جاتی ہے۔ اسکی مثال آپ یوں سمجھئے کہ جیسے ملک کے اندر روزانہ کہیں نہ کہیں درخت لگانے جاری رہتے ہیں، مگر ایک موسم ایسا آتا ہے کہ

اسمیں ''شجر کاری'' کی جاتی ہے، جب شجر کاری کا موسم ہو تو حکومت ہر شہر کے اندر چھوٹے چھوٹے مرکز بنا دیتی ہے، جہاں لوگوں کو درخت دیئے جاتے ہیں تاکہ درخت ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لگائے جاسکیں، اسی طرح جنت تو اللہ رب العزت ہر دن الارٹ کرتے ہیں اس بندے کو جو گناہوں سے توبہ تائب ہو جاتا ہے، مگر رمضان المبارک کا مہینہ یہ جنت کی الارٹ منٹ کا خصوصی مہینہ ہے، چنانچہ اسی لئے جنت کے دروازوں کو کھولتے ہیں اور اسکو سجایا جاتا ہے،

دنیا وطن اقامت

دینا ہمارے لئے وطن اقامت ہے اور جنت وطن اصلی، جیسے کوئی آدمی یہاں (زامبیا ہے) سے ساؤتھ افریقہ جائے اور وہیں کاروبار کرلے، مگر گھر بیوی بچے سب یہاں ہوں، تو ساؤتھ افریقہ اسکے وہاں رہنے کی وجہ سے اسکا وطن اقامت بن گیا، اسلئے کہ بزنس ہے اسکے لئے وہاں رہنا ضروری ہے، مگر بالآخر اسکو لوٹ کے گھر آنا پڑتا ہے، اب اس گھر کی جگہ کو وطن اصلی کہتے ہیں، تو ہمارا اصلی وطن جنت ہے، ہم جنت کے باسی تھے، اللہ رب العزت نے ہمیں اپنی بندگی کے لئے دنیا میں بھیجا ہے، جب لوٹ کر دنیا سے جائیں گے تو ہمیں اپنے گھر میں اللہ رب العزت رہائش کی جگہ عطا فرمائیں گے۔

ایک خاص دعاء

حدیث پاک میں آتا ہے رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے اندر یہ دعاء کثرت سے مانگا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ ''اے اللہ میں آپ سے جنت کو طلب کرتا ہوں اور آگ سے میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں'' جہنم سے پناہ مانگنے کا حکم دیا اور جنت کو طلب کرنے کا حکم دیا، جنت کو طلب کرنا یہ ہماری ضرورتوں میں سے ایک بڑی ضرورت ہے۔

رابعہ بصریؒ کا غلبۂ حال

یہاں بعض اوقات ایک غلط فہمی آجاتی ہے، کتابوں میں اولیا اللہ کے واقعات پڑھتے ہیں کہ رابعہ بصری ایک بار چلی تھیں ایک ہاتھ میں پانی لیکر دوسرے میں آگ لیکر اور کہہ رہی تھیں "کہ آگ سے میں جنت کو جلاؤں گی اور پانی سے میں جہنم کو بجھاؤں گی تاکہ لوگ جنت اور جہنم کے لئے عبادت نہ کریں" یہ رابعہ بصریہؒ کا غلبۂ حال کا واقعہ ہے، حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں: "کہ اگر رابعہ بیچاری بھید سے واقف ہوتی تو وہ ایسا کام نہ کرتی، اسلئے کہ اللہ تعالیٰ خود جنت کی طرف بلا رہے ہیں، ﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ﴾ اور جس کی طرف اللہ بلائیں اسکی طرف جانا عین منشائے خداوندی ہوتا ہے، تو اسلئے ایسے اللہ والوں کی محبت الٰہی کے غلبہ میں ایسی باتیں کرجانا یہ محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

شوقِ دیدار

ابن طاردؒ ایک بزرگ گزرے ہیں، موت کے وقت انہیں مناظر دکھائے گئے، تو کتابوں میں لکھا ہے کہ انہوں نے جنت سے رخ پھیر لیا، پھر ایک شعر پڑھا۔

ان كان منزلتی فی الحب عندكم

ماقد رأيت فقــد ضيعت ايامی

"اے اللہ اگر تیری نظر میں ساری زندگی کی عبادتوں کا بدلہ یہ تھا تو پھر کیا میں نے تو اپنی زندگی کو ضائع کردیا"

مقصد کیا تھا؟ ان میں عبادت الٰہی کا اتنا غلبہ تھا کہ وہ تو اللہ رب العزت کا دیدار چاہتے تھے۔

دیدار الٰہی کا مزا

اسی طرح حضرت ممشاد دینوریؒ ایک بزرگ گزرے ہیں، موت کے وقت کسی نے انکو دعا دی، کہ اللہ آپ کو جنت کی نعمتیں عطا فرمائے، کتابوں میں لکھا ہے کہ انہوں نے جواب دیا کہ تیس سال سے جنت پوری آرائش کے ساتھ

میرے سامنے پیش ہوتی رہی ہے، میںنے اللہ رب العزت کی طرف سے نگاہ ہٹا کر ایک لمحہ کے لئے بھی جنت کو نہیں دیکھا،تم میرے لئے کیا جنت کی دعائیں کروگے تو اس قسم کے جتنے بھی اللہ والوں کے واقعات ہیں وہ محبت کے غلبہ کے ہیں، تاہم جنت کو طلب کرنا یہ مؤمن کا کام ہے، یہ مؤمن کی تمنا ہونی چاہیئے، کس لئے؟ نیت یہ نہ ہو کہ جنت کے اندر کھانے پینے کی چیزیں ہوں گی ، رہائش کی جگہ ہوگی، نعمتیں ہوں گی، بلکہ نیت یہ ہو کہ جنت وہ جگہ ہے کہ جہاں مؤمنوں کو دیدار الٰہی نصیب ہوگا ،ہم اگر جنت میں پہنچ جائیں گے تو ہم عاجز مسکینوں کو بھی اللہ کا دیدار نصیب ہوجائے گا،تو اسلئے ہر مؤمن کو اپنے دل میں جنت ملنے کی تمنا رکھنا یہ نیکی کا کام ہے۔

ہر آدمی کے دو مکان

اللہ تعالیٰ نے ہر مؤمن کے لئے ایک مکان جنت میں بنایا ہے اور ایک مکان جہنم میں بنایا ہے، اگر وہ نیک آدمی ہے تو موت کے وقت پہلے اسکو جہنم کا مکان دکھاتے ہیں، اور اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اے میرے بندے اگر تو برائیاں کرتا تو تیرا یہ ٹھکانا ہوتا، اب چوں کہ تو نے نیکی پر زندگی گذاری ہے، لھذا تیرا ٹھکانا جنت میں ہے، جب اسکو جنت کا ٹھکانا دکھاتے ہیں تو اس کو اتنی خوشی ہوتی ہے کہ وہ موت کی تکلیفیں بھول جاتا ہے، اور اگر وہ بندہ گنہگار ہوتا ہے تو اسکو فرشتے پہلے جنت کا مکان دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تو نیکیاں کرتا تو تجھے اللہ رب العزت یہ مکان دیتے، لیکن چوں کہ تو نے برائیاں کیں، گناہ کئے، اور تو نے توبہ بھی نہ کی اب تیری موت کفر پر آرہی ہے، شرک پر آرہی ہے، منافقت پر آرہی ہے، اسلئے اب تجھے جہنم میں ڈالیں گے، یہ سن کر اسکے دل میں حسرت بڑھ جائے گی اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسلام قبول کرلیتا تو آج میں بھی نیک ہوتا، مجھے بھی جنت ملجاتی، آج میں جنت سے محروم نہ ہوتا، اسی خوف اور حسرت کے ماحول میں جب اسے موت آئے گی تو اسکی موت کی تکلیف اور بھی زیادہ ہوجائے گی، اور اسی حال میں اس کی روح قبض کرلیا جائے گا۔

رحمت کی وسعت

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہیں، ﴿لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ (پ۱۴ الحجر)﴾ اور حدیث پاک میں بتلایا گیا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، اب اسمیں علماء نے ایک نکتہ لکھا ہے کہ جس طرف سے لوگوں کو زیادہ آنا ہوتا ہے اس طرف سے دروازے کو بڑا بنا دیا جاتا ہے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ گھر کا ایک مین گیٹ ہوتا ہے، مستورات کیلئے عقب سے چھوٹا سا گیٹ بنا لیتے ہیں، تو جہاں سے بندوں کو زیادہ آنا ہوتا ہے وہاں آمد کی گنجائش زیادہ بنائی ہوئی ہوتی ہے، اور جہاں تھوڑوں نے آنا ہوتا ہے وہاں تھوڑی گنجائش بنائی ہوئی ہوتی ہے، تو علماء نے نکتہ لکھا کہ اللہ تعالی نے جہنم کے سات دروازے بنائے، اور جنت کے آٹھ دروازے بنائے، اسمیں اللہ رب العزت کی منشاء یہ ہے کہ میرے زیادہ بندے جنت میں چلے جائیں، تو جس پروردگار نے جنت کے دروازوں کو پہلے ہی زیادہ اور بڑا کر دیا ہے، نیت اسکی یہ ہے، چاہت اسکی یہ ہے کہ میرے بندے نیکی کریں، یہ جہنم میں جانے کی بجائے جنت میں زیادہ جانے والے بن جائیں۔

جنت کیا ہے

آج کی اس محفل میں جنت سے متعلق چند باتیں کی جائیں گی، جنت اللہ رب العزت کی بنائی ہوئی ایک جگہ ہے، جس کے بارے میں آتا ہے: ﴿مالا عین رات﴾ کسی آنکھ نے اسے دیکھا نہیں، ﴿ولا اذن سمعت﴾ کسی کان نے اسے سنا نہیں، ﴿ولا خطر علی قلب بشر﴾ اور کسی انسان کے دل پر اسکا خیال تک نہیں گزرا، تو گویا جنت ہمارے خواب وخیال سے بھی زیادہ خوبصورت اور حسین جگہ ہے، یہ اللہ رب العزت کے نیک بندوں کی رہائش گاہ ہے، عرش خداوندی جنت کی چھت ہوگی اور عرش کے بالکل نیچے یہ جنت ہوگی مگر اللہ رب العزت فرماتے ہیں، ﴿وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ﴾ (پ۲۷ الذاریات) اور آسمان کو ہم نے جب بنایا تو اسکو توسیع بخشی" ہر وقت یہ پھیل رہا ہے، اسیر علماء

نے مسئلہ لکھا کہ جس طرح آسمان ہر وقت پھیل رہا ہے، اسی طرح جنت بھی ہر وقت پھیل رہی ہے، جیسے ایک کمان سے تیر نکلے تو جس طرح تیر سفر کر رہا ہے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ جنت پھیلتی چلی جارہی ہے، اور اللہ رب العزت کی رحمت دم بدم اسکے بندوں پر بڑھ رہی ہے، اور یہ اللہ رب العزت کی مہربانی ہے، یہ اسکا کرم ہے کہ انعام والی جگہ کو ہر وقت پھیلتے رہنے کا حکم فرمادیا۔

جنتیوں کا استقبال

قیامت کے دن جو بندے ہوں گے انکو اللہ رب العزت پروٹوکول (PROTOCOL) عطا فرمائیں گے، دنیا کے اندر خاص مہمان کا استقبال کیا جاتا ہے، پروٹوکول دیا جاتا ہے، پروٹوکول کا کیا مطلب؟ جب کسی کو اپنے گھر بلانا ہو تو اسکو اپنا ڈرائیور اور سواری بھیج کر بلالیتے ہیں، ایک تو ویسے ہی انکو بلالیتے ہیں کہ آپ گھر آجائیے، مگر عزت افزائی اسمیں ہوتی ہے کہ مہمان اگر بہت معزز ہو تو اپنا بندہ بھیج دیتے ہیں کہ جاؤ مہمان کو لیکر آؤ، اللہ رب العزت بھی جنت میں قیامت کے دن پروٹوکول عطا فرمائیں گے، فرشتوں کو بھیجیں گے اور انکو کہیں گے کہ میرے بندوں کو میرے پاس لے آؤ تو وہ پھر جنتیوں کو باجماعت لیکر جائیں گے، قرآن پاک میں فرمایا ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ (پ۲۴ الزمر) جنتی لوگ قیامت کے دن جنت کی طرف چلیں گے جماعت بن کر، اب جب وہ لوگ جماعت بن کر چلیں گے، اور جنت کے دروازوں تک پہنچیں گے تو فرشتے انکو کہیں گے، ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ (پ۲۴ الزمر) "تمہارے اوپر سلامتی ہو" یعنی انکو وہاں سلام بھی پیش کیا جائے گا، ﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ﴾ (پ۱۳ الرعد) اور انکے پاس ہر دروازے سے فرشتے داخل ہوں گے اور انکو کہیں گے ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُم﴾ "تم پر سلامتی ہو" یہ سلام کا معنی ایک تو سلامتی ہے اور اگر سمجھنا چاہیں تو ایک اسکا مطلب شاباش ہے، یعنی فرشتے یوں کہیں گے سلام علیکم تم پر سلامتی ہو،

تمہیں شاباش ہو، تم جیتے رہو جیسے آدمی کسی کو خوش ہو کر کہتا ہے، اسی طرح فرشتے خوش ہو کر کہیں گے، تم جیتے رہو تمہیں شاباش ہو، تم پر سلامتی ہو ﴿بِمَا صَبَرْتُمْ﴾ ''تم نے دنیا کے اندر رہتے ہوئے صبر کیا'' گناہوں سے اپنے نفس کو بچالیا۔ ﴿فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (پ۱۳ الرعد) ''اب دیکھو تمہیں کتنا اچھا ٹھکانہ اللہ نے عطا فرمایا'' تو اس دن اللہ رب العزت جنتیوں کو بہترین بدلہ نصیب فرمائیں گے۔

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب بھی جنتی جنت میں داخل ہوگا تو جب فرشتے اسکو سلام کریں گے، پھر وہ اپنے گھر کی طرف جائے گا تو اللہ رب العزت ہر جنتی کو بہت اکرام عطا فرمائیں گے، اور ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ جنتی جب بھی جنت میں داخل ہوگا اور فرشتے اسکو سلام کرچکیں گے جب وہ اپنے گھر کی طرف جائے گا، تب اللہ رب العزت ہر ہر جنتی مرد اور عورت کو سلام فرمائیں گے، اب یہ کتنا بڑا اعزاز ہے کہ ہر جنتی مرد اور ہر جنتی عورت کو اللہ تعالیٰ سلام کریں گے، یہ ایسا ہی ہے جیسے آپ کسی کے گھر میں جائیں تو گھر کی عورت گھر کے دروازے پر آپ کا استقبال کرتی ہے اور آپ کو سلام کرتی ہے، تو یہ جو اہل خانہ سلام کرتے ہیں یہ آپ کا اکرام ہوا کرتا ہے، اسی طرح اللہ رب العزت بھی جنتیوں کا اکرام فرمائیں گے۔ (یہ خطاب حضرت مستورات میں فرما رہے ہیں)

پیارے نبی ﷺ کے امتیوں کی تعداد

حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، جنمیں سے اسی صفیں میری امت کی ہوں گی، اور چالیس صفیں بقیہ دیگر انبیاء کی ہوں گی سبحان اللہ، اللہ رب العزت کے محبوب کو کیا شان ملی کہ سارے انبیاء کے امتی ملکر چالیس صفیں بنیں اور اللہ کے محبوب کے جو امتی بنے انکی اسی صفیں ہوں گی یعنی دوگنی، یوں کہیئے کہ جس طرح میراث تقسیم ہوتی ہے اسمیں بیٹی کو آدھا حصہ ملتا ہے اور بیٹے کو دوگنا حصہ ملتا ہے تو جنت آدم علیہ السلام کی میراث تھی وہ جب تقسیم ہوئی تو اللہ نے اپنے محبوب کو تو مرد والا حصہ عطا

فرمایا اور باقی تمام انبیاء کو ملا کر آدھا حصہ عطا فرما دیا۔

امت کے لئے نبی ﷺ کی دعاء

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام تین دن تک صحابہ سے کنارہ کش رہے، صرف حجرے میں اپنے آپ بند رہے نمازوں کے لئے تشریف لاتے، پھر بغیر کسی سے سلام کلام کئے واپس تشریف لے جاتے، پھر نماز کے لئے آتے پھر واپس تشریف لے جاتے آپ نے تین دن کے لئے تخلیہ (تنہائی) اختیار کر لی، صحابہ کرام بڑے حیران ہوئے، تیسرے دن جب صحابہ سے آکر ملے تو انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے محبوب آپ نے تین دن تنہائی کیوں اختیار فرمائی؟ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہا تھا، اور تین دن میں اللہ کے سامنے مانگتا رہا اور روتا رہا اللہ رب العزت نے میری دعاء کو شرف قبول عطا فرما دیا ہے، اللہ تعالیٰ میری امت کے ستر ہزار بندوں کو بغیر حساب وکتاب جنت عطا فرمائے گا، اور انمیں سے ہر بندہ اپنے ساتھ ستر ہزار بندوں کو ساتھ لے جائے گا، اب ستر ہزار تو بغیر حساب جانے والے اور ہر ایک اپنے ساتھ ستر ہزار کو ساتھ لے جائے گا، تو یہ تعداد اربوں میں ہوگی، جو بغیر حساب و کتاب جنت میں جائے گی، مثال کے طور پر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرض کرو انمیں سے ایک ہیں، انکے ساتھ ستر ہزار کی انکو اجازت ہوگی، تو اسلئے ہمارے جو بڑے اکابر گزرے اگر ہم انکے ساتھ روحانی طور پر متعلق رہیں گے تو جب وہ بے حساب، کتاب جنت میں جائیں گے اور انکو اللہ تعالیٰ یہ اختیار دیں گے کہ اپنے ساتھ ستر ہزار کو لے کر جاؤ تو سبحان اللہ ممکن ہے کہ ہم پر بھی کسی بزرگ کی نظر پڑ جائے اور قیامت کے دن ہم کو بھی بلا حساب وکتاب جنت میں جانے کی توفیق مل جائے

جنت کا سب سے پہلا کھانا

جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو جیسے گھر میں مہمان آتے ہیں تو اسکے سامنے فوراً ہی کوئی مٹھائی یا کوئی کھانا رکھ دیتے ہیں، یا میوہ رکھ دیتے ہیں

، جیسے ہی آکر بیٹھیں تو وہ کچھ کھالیں ، تو جنتی بھی ایسے ہی جنت میں داخل ہوں گے اللہ رب العزت کی طرف سے ایک روٹی انکو دی جائے گی ، بعض روایات میں مچھلی یا اسکے کباب بھی آئے ہیں ، اور جنتی جب اسکو کھائیں گے تو دنیا کے تمام کھانے اور پھلوں کے جتنے مزے تھے ان کو اس ایک روٹی میں مل جائیں گے اور اس روٹی کو کھا کر ان کو دیر تک ایک نیند سی محسوس ہوگی ، (جس طرح کسی خواب آور چیز کو کھا کر نشہ محسوس کرتا ہے) ایسا نشہ اسکو ہوگا ، یہ جنت کا استقبال ہے کہ ہر ہر لقمہ میں دنیا کی ساری نعمتوں کو انکو مزہ مل رہا ہے۔

جنتیوں کے مکانات

اسکے بعد جنت میں ہر ایک کا اپنا اپنا مکان ہوگا ، وہ مکان کیسا ہوگا ؟ وہ مکان ہر انسان اپنی عبادات کے ذریعہ خود بناتا ہے ، حدیث پاک میں آتا ہے کہ جنت کے اندر فرشتے ہیں جو جنتی شخص کا مکان بنا رہے ہوتے ہیں ، جو انسان ذکر میں بیٹھا ہوتا ہے اس وقت فرشتے جنت میں اسکا مکان بنا رہے ہوتے ہیں ، جب یہ ذکر کرنا ختم کر دیتا ہے یعنی نیک عمل کرنا ختم کر دیتا ہے تو وہ مکان بنانا روک دیتے ہیں ، دوسرے فرشتے پوچھتے ہیں کہ تم نے مکان بنانے کا کام کیوں ختم کر دیا ؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اینٹ گارا ختم ہوگیا ہے ، یعنی جتنی دیر ہم عبادت کرتے ہیں اتنی دیر جنت میں ہمارا مکان بنتا ہے ، اب عورتیں دل میں یہ بات سوچ لیں کہ جتنا وقت وہ عبادت میں لگائیں گی تلاوت میں لگائیں گی نمازوں میں لگائیں گی تسبیحات پڑھنے میں لگائیں گی اپنے دل میں اللہ کی یاد کرنے میں لگائیں گی اتنی ہی دیر جنت میں انکا مکان بنتا رہے گا حتی کہ ایک مرتبہ اگر کوئی بندہ سبحان اللہ کہہ دیتا ہے تو اللہ تعالی اس ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے کے بدلے میں ایک درخت جنت میں لگوا دیتے ہیں وہ درخت اتنا بڑا ہوگا کہ عربی نسل کا گھوڑا اگر ستر سال اسکے نیچے دوڑے تب کہیں جا کر اسکا سایہ مکمل ہو ، تو اتنے بڑے بڑے درخت لگیں گے ، اتنا بڑا ایریا ہوگا جیسے دنیا کے اندر ایک تو چھوٹے مکان ہوتے ہیں

ایک ہوتے ہیں فیلڈ ہاوس دس ایکڑ کے اندر ایک گھر، چاروں طرف باغ ہے، تو جنت کے اندر بھی اللہ تعالیٰ ایسے ہی فیلڈ ہاؤس عطا فرمائیں گے، کہ گھر ہوگا محل کے مانند اور اسکے ارد گرد درختوں کے باغ لگے ہوں گے،

جنت مکان کے بارے میں آتا ہے کہ کچھ لوگوں کے گھر اللہ رب العزت چاندی کی اینٹوں سے بنائیں گے، جیسے دنیا میں ٹائلیں لگائی جاتی ہیں تو کتنی خوبصورت لگتی ہیں، آجکل تو جس گھر میں بھی جاؤ ایک سے بڑھ کر ایک، ٹائل کا کام ہوا ہوتا ہے، کئی جگہ پر ماربل لگا دیتے ہیں، اسکی اپنی خوبصورتی ہوتی ہے، تو جنت کے جو مکان بنے ہوں گے ان مکانوں کی اینٹیں سونے اور چاندی کی بنی ہوئی ہوں گی اور جو گارا استعمال کیا جائے گا وہ مشک کا ہوگا، یہ مشک کی خوشبو ایسی ہوتی ہے کہ آدمی اگر کہیں ہاتھ پر لگالے تو پورا دن اسکے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی ہے آپ سوچئے کہ جس مکان کے گارے میں سے مشک کی خوشبو آئے گی تو وہ مکان کیسا معطر مکان ہوگا،

بعض جنتی ایسے ہوں گے جنکو اللہ رب العزت سرخ یاقوت کا مکان نصیب فرمائیں گے، سونے چاندی کی اینٹیں نہیں ہوں گی، سرخ یاقوت کا محل ہوگا اور بعض ایسے لوگ ہوں گے جنکو اللہ رب العزت ہیرے کا مکان عطا فرمائیں گے، جو بے جوڑ ہوگا کہیں جوڑ نہیں ہوگا، پورے کا پورا مکان ہی ہیرے کا بنا ہوگا، تو جب ہیرے کے مکان ہوں گے، سرخ یاقوت کے مکان ہوں گے، تو سوچئے کہ انکی خوبصورتی پھر کیسی ہوگی، پھر اس مکان کے اندر گلشن ہوں گے، باغ ہوں گے پھل ہوں گے، پھول ہوں گے، سبزہ ہوگا، اور اسقدر خوبصورت پرندے ہوں گے انسان کو اپنے گھر کے اندر بیٹھ کر ایسا مزہ آئے گا کہ وہ خوشیاں منائے گا۔

جنت کے درخت

جنت کے درخت ایسے ہوں گے کہ جب انسان کو خیال آئے گا کہ میں فلاں درخت کا پھل کھاؤں تو اس درخت کی شاخ اسکے قریب آجائے گی اور پھل

اس کے منہ کے قریب آجائے گا، اب جنت کے درخت کا پھل لیٹا ہوا بندہ بھی حاصل کر سکے گا، بیٹھا ہوا بھی حاصل کر سکے گا اور کھڑا ہوا بھی حاصل کرے گا۔ ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا﴾ (پ۲۹ الدھر) اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں: انسان جس حال میں بھی ہوگا وہ پھل اسکو وہیں مل جائے گا، دنیا کے درختوں کے پھل کے لئے تو جانا پڑتا ہے درخت پر چڑھنا پڑتا ہے، نیچے سے کوئی چیز لیکر اسکو توڑنا پڑتا ہے، لیکن جنت کے درختوں کے پھل جہاں انسان ہوگا وہیں اسکو مل جائیں گے اور پھر درخت بھی عجیب ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ﴾ ہر پھل کے جوڑے ہوں گے ﴿فِيهَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ﴾ نہریں بھی جاری ہوں گی، ﴿فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ﴾ کہیں فرمایا ﴿ذَوَاتَا أَفْنَانٍ﴾ کہیں فرمایا ﴿وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ کہیں فرمایا ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ اور آخر پر فرمایا ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ (پ۲۷ الرحمٰن) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" تو سوچئے جنت کے باغات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اتنی تفصیلاً بتائی تو وہ خود کتنی خوبصورت جگہ ہوگی، بعض روایات میں آتا ہے کہ جنت کے ہر درخت کے اوپر پھلوں کے ساتھ ساتھ گھنگرو کے مانند کچھ چیزیں لگی ہوئی ہوں گی، جب جنت میں ہوا چلے گی اور درختوں کی ٹہنیاں ہلیں گی تب وہ گھونگرو بجیں گے، تو انمیں سے اتنی خوبصورت آواز پیدا ہوگی جیسے میوزک کی ہوتی ہے، جس کو سن کر انسان یہ تمنا کرے گا کہ میں اس آواز کو سنتا ہی رہوں گویا اللہ رب العزت نے جنت کے درختوں کو ایسا بنایا کہ وہ پھل بھی دیں گے اور سایہ بھی دیں گے، اور انمیں سے ایسی آوازیں نکلیں گی کہ جنتی ان آوازوں کو سن کر ان پر مست ہوگا۔

ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جنتی کا گھر آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ چمکدار ہوگا، جیسے چمکتا ہوا ہیرا، بلکہ ہیرے کی چمک کم ہوتی ہے ستارے کی زیادہ ہوتی ہے تو ستارے کے ساتھ تشبیہ دی کہ جنتی شخص کا مکان آسمان کے ستاروں

سے بھی زیادہ چمکدار ہوگا اور اسمیں ایک خاص بات یہ ہوگی کہ اگر ایک گھر میں انسان رہتا رہے تو ایک ہی طرح کا فرنیچر اور سامان دیکھ دیکھ کر انسان کو اکتاہٹ سی ہو جاتی ہے، اسلئے کئی عورتوں کو دیکھا کہ وہ سال دو سال کے بعد گھر کی سیٹنگ بدلتی رہتی ہیں، کبھی فرنیچر بدل دیا کبھی سیٹنگ بدل دی کبھی کچھ بدل دیا اس لئے کہ مقولہ مشہور ہے [کل جدید لذیذ] "ہر نئی چیز میں لذت ہوتی ہے" تو جنت کے مکان کے اندر اللہ نے یہ خوبی رکھدی کہ اس مکان کا ڈزائن روز بدلا کرے گا، ہر دن جنتی جیسا چاہے گا اس کے مکان کا ڈیزائن ویسا ہی بن جائے گا، عورتیں چاہتی ہیں کہ یہاں پھول ہوں، یہاں فلاں چیز ہو یہاں فلاں ہو تو جیسے یہ چاہیں گی جنت کا ڈیزائن روز بدلے گا، خوبصورتی روز بدلے گی، جیسے انکے دل کی تمنا ہوگی ویسے ہی اللہ تعالی انکے مکان کی خوبصورتی کو بنا دیا کریں گے، تو سوچئے کہ وہ کیسی جگہ ہوگی کہ ہمارے تصور میں آئے گا کہ ایسا مکان ہو اور اس سوچنے پر وہ مکان ویسا ہی بنجائے گا آج تو عورتیں جس گھر میں رہتی ہیں یہ بیچاری اس گھر کی صفائی پر دو دو گھنٹے روز لگوا دیتی ہیں، کبھی کھڑکیوں کے کانچ صاف ہو رہے ہیں، کبھی فرنیچر صاف ہو رہا ہے، کبھی کارپیٹ صاف ہو رہا ہے، مگر سب کچھ کر کے بھی گھر وہی رہتا ہے، ساری زندگی اسی گھر میں گزارنی ہے، اچھا بنگیا تو بھی اور نہیں بنا تو بھی، اسی میں گزارا کرنا ہے مگر جنت کا مکان تو کچھ اور ہی ہوگا، جسکا ڈزائن جنتی بندے کی خواہش کے مطابق اللہ پاک روز بدل دیا کریں گے، اب سوچئے کہ اس گھر میں رہنے کا کتنا مزہ آئے گا۔

جنت کے سوئمنگ پل

دنیا کے اندر جس طرح لوگوں کے گھروں میں سوئمنگ پل (SWIMMING POOL) ہوتے ہیں اور لوگ اس کے اندر نہانا پسند بھی کرتے ہیں، اسی طرح جنت کے ہر گھر کے اندر بھی سوئمنگ پل ہوگا، چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے ایک نہر ہے جسکا نام نہر رحمت ہے، وہ تمام جنتوں سے گزرے گی یعنی ہر ہر جنتی کے مکان کے پاس سے گذرے گی، اسکی شاخیں اتنی ہوں گی تو گویا ہر مکان کے

اندر سوئمنگ پل ہوگا، جس کے اندر اگر وہ نہانا چاہے تو اسکو نہانے کی سہولت ہوگی۔

جنت کی قسمیں

اللہ تعالی نے کئی جنتیں بنائیں ہیں، انمیں سے ایک جنت کا نام ''دار الجلال ہے ایک نام ''دار السلام'' ہے، ایک کا نام ''جنۃ الماوی'' ہے، ایک کا نام ''جنۃ الخلد'' ہے، ایک کا نام ''جنۃ النعیم'' ہے، ایک کا نام ''جنۃ القرار'' ہے، ایک کا نام ''جنۃ الفردوس'' ہے یہ جنت الفردوس وہ جنت ہے جسمیں اللہ رب العزت نبی علیہ السلام کو محل عطا فرمائیں گے، اور ایک کا نام ''جنت عدن'' ہے حدیث پاک میں آتا ہے کہ جنت الفردوس تک جتنی جنتیں تھیں انکو تو اللہ تعالی نے فرشتوں کے ہاتھوں سے بنوایا مگر جنت عدن کو اللہ نے خود بنایا یہ وہ جنت ہوگی کہ جہاں پر جنتیوں کو اللہ رب العزت کا دیدار نصیب ہوگا، اللہ تعالی نے چونکہ اپنے بندوں کو جلوہ عطا فرمانا تھا جیسے کسی مہمان کو کوئی بلائے، تو گھر کی سیٹنگ خود کرتا ہے، اسی طرح اللہ رب العزت نے اپنے محبوب بندوں کو اپنے عاشقوں کو چونکہ اپنا دیدار کرانا تھا اسلئے اللہ رب العزت نے جنت عدن کو خود بنایا، احادیث میں آتا ہے کہ اس جنت کا گارا یعنی سمینٹ مشک کا ہوگا، اسکی گھاس زعفران کی ہوگی اور اسکے جو پتھر ہوں گے وہ موتیوں کے ہونگے، اور اسکی خاک عنبر کی ہوگی، اب سوچئے کہ وہ جنت عدن کیسی ہوگی؟ جسکو اللہ رب العزت نے سجایا، اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ ''کوئی بھی یہ نہیں جانتا انکی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے اللہ نے کیا کیا تیار کر رکھا ہے یہ بدلہ ہے جو وہ نیک اعمال کرتے تھے'' (پ ۲۱ سجدہ)

جنتیوں کا فرنیچر

ہر مکان کے اندر فرنیچر ہوتا ہے، جسکو عورتیں اپنی پسند کا لاتی ہیں اچھے سے اچھا خرید کر لاتی ہیں، اسی طرح جنت کے اندر بھی فرنیچر ہوں گے، وہاں اللہ

پاک مجلسیں بنا دیں گے، ممبر ہوں گے، بیٹھنے کے لئے کرسیاں ہوں گی، بیٹھنے کے لئے گاؤ تکئے لگے ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ﴾ (پ ۲۷ الواقعہ) ''ایسے تخت ہوں گے کہ جن پر سونے کا کام کیا گیا ہوگا، اب سوچئے کہ وہ تخت جو سونے کا بنا ہوا ہو یا جس پر سونے کا کام کیا گیا ہو وہ کتنا اچھا فرنیچر ہوگا، اور اسکے اندر پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھکر مجلسیں سجا کر بیٹھے ہوں گے، خدام ہوں گے، نوکر چاکر ہوں گے، ﴿یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ﴾ ''لڑکے انکے اردگرد پھریں گے'' کہ کوئی حکم ہو تو ہمیں عطا فرما دیجئے یہ جنتی خادم ہوں گے، انکا نام غلمان ہے قرآن مجید میں فرمایا لؤلؤاً منثوراً جیسے چمکتے ہوئے موتی ہوتے ہیں اس طرح وہ خادم خوبصورت ہوں گے، گھر کے اندر بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت وہ خادم لگیں گے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب ایک صحابی نے یہ آیت پڑھی تو انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے اللہ کے محبوب جب جنتی خدام کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت ہوں گے، تو پھر جنت کے وارث جو جنت کے حقدار بنیں گے تو انکے حسن و جمال کا کیا عالم ہوگا؟

جنت کے دسترخوان کی ترتیب

ان خدام کے پاس برتن ہوں گے، چنانچہ قرآن مجید میں دسترخوان لگانے کی ترتیب بھی بتلا دی گئی، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ﴾ انکے پاس برتن ہوں گے اباریق کہتے ہیں وہ برتن جنمیں پکڑنے کے لئے حلقہ بھی بنا ہو اور ٹونٹی بھی ہو اور وہ برق کی طرح چمکنے والا ہو، ایسے برتن ہوں گے، جیسے کسی برتن کو قلعی کروا دیں تو وہ کتنا چمکتا ہے، اسی طرح جو جنتی برتن ہوں گے وہ برق کی طرح چمکنے والے ہوں گے اور انکو پکڑنے کیلئے ہینڈل (دستے) بھی لگے ہوں گے، اور کچھ اکواب ہوں گے اکواب کہتے ہیں ان برتنوں کو جنمیں پکڑنے کے لئے جگہ نہیں بنی ہوتی، جیسے پیالہ اسمیں ہینڈل نہیں ہوتا، اس طرح وہ طرح

کے برتنوں کا ذکر کیا گیا اکواب اور اباریق، ﴿وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ﴾ "اور ایسے جام ہوں گے جنکے اندر مشروبات ہوں گے" ﴿لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ﴾ وہ ایسی شراب ہوگی جسے شرابا طهورا کہتے ہیں کہ پئیں گے مگر اسکی وجہ سے نشہ نہیں ہوگا، تو وہ دستر خوان پر آکر پہلے برتن رکھیں گے اسکے بعد دوسرا کام یہ ہوگا ﴿وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ﴾ میوے رکھے جائیں گے، جب میوے رکھدیئے جائیں گے تو تیسرا کام کیا ہوگا ﴿وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ﴾ (پ ۲۷، واقعہ) پھر انکے پاس پرندوں کا بھنا ہوا گوشت آجائے گا، تو گویا ہمیں دستر خوان کی جنتی ترتیب بتادی گئی، عورتیں بھی اپنے گھروں میں اسی طرح دستر خوان لگایا کریں پہلے دستر خوان بچھا دیا، پھر اسکے اوپر برتن رکھدئے، برتنوں کے بعد اسپر پھل رکھدئے، پھر مشروبات رکھدئے اور اسکے بعد پکا ہوا کھانا رکھدیا جائے، اگر آپ جنت کے دستر خوان کی ترتیب پر دستر خوان بچھائیں گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اجر ملے گا، اور جب آپ ابھی سے دستر خوان لگانے کی عادت بنالیں گی تو اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی آپ کو اس سے محروم نہیں فرمائیں۔

پھر جب جنت میں کھانا کھانے بیٹھیں گے ﴿يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا﴾ (حدیث پاک میں آتا ہے کہ کھانا اتنا ہوگا کہ ہر بندہ کھاسکے گا، مگر شوق کی وجہ سے محبت کی وجہ سے، ایک دوسرے کے ساتھ ناز و ادا کی وجہ سے، چھین کر کھائیں گے، مثلا ایک برتن کے اندر کھانا رکھا ہوگا اب کئی عورتیں بیٹھی ہوں گی ایک عورت پہلے ہاتھ ڈالے گی کہ میں پہلے اٹھالوں دوسری آکر ہاتھ ڈالے گی کہ میں پہلے اٹھالوں وہ انجوائے (ENJOY) کرنے کے لئے اسمیں سے کھانا نکالنے میں پہل کریں گی، حالاں کہ کھانا اتنا ہوگا کہ وہ کھانا سب کھاسکتی ہیں مگر اللہ کی طرف سے انکو انجوائے کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

جنت کے ذائقے

جنت کے جتنے پھل ہوں گے یہ دنیا کے پھلوں کے ہم شکل ہوں گے مگر جو

انکی لذتیں ہوں گی وہ بہت ہی اعلی اور عجیب ہوں گی، عجیب ایسی کہ ہر ہر پھل کی لذت ایک دوسرے سے جدا ہوگی، جب جنتی پھل کھائے گا تو اسکو ہر ہر لقمہ پر ایک الگ مزا آئے گا، اور یہ کھانے اسکے لئے لطف لینے کا سبب بن جائیں گے، اور لطف کی بات یہ ہے کہ جتنا بھی کھائیں گے کھانے کے بعد مشک کی ڈکار آئے گی اس سے خوشبو پھیل جائے گی اور کھانا ہضم ہو جائے گا، پھر دوبارہ بھوک لگے گی اور جنتی پھر کھانا شروع کر دے گا۔

ایک دوسرے کی مہمان نوازی

جنتی اپنے گھر میں دوسروں کی مہمان نوازی بھی کرے گا، چنانچہ کچھ عورتیں جنتی ایسی ہوں گی وہ تمنا کریں گی کہ ہم تو بی بی فاطمہ کی دعوت کریں گے، چنانچہ یہ خاتونِ جنت انکے گھر میں دعوت کے لئے تشریف لائیں گی، کچھ کہیں گی کہ ہم تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا جو آپ علیہ السلام کی رفیقۂ حیات تھیں انکی دعوت کریں گی، چنانچہ وہ انکی دعوت پر آئیں گی، کچھ بی بی مریم کی دعوت کریں گی اور کچھ بی بی آسیہ کی دعوت کریں گی، تو یہ جو جنت کے اندر معزز خواتین ہوں گی انکی دعوتیں ہوں گی، نیک خواتین جو دنیا میں ایک دوسرے کی دوست رہی ہوں گی اور نیکی پر ایک دوسرے کو بڑھاتی رہی ہوں گی وہ بھی ایک دوسرے کی دعوتیں کریں گی اب سوچئے کہ دعوت کا کتنا مزہ آئے گا، کہ جس میں وقت کی کوئی پابندی نہیں اور ضروریات کی کوئی کمی نہیں، چاہت کے مطابق ہر چیز موجود گی، جب جنتی عورت نیت کرے گی کہ میں نے فلاں کی دعوت کرنی ہے تو اسکو کوئی تیاری خود نہیں کرنی پڑے گی، دنیا میں تو دعوت دے کر عورتیں دل کے اندر افسوس کرتی ہیں کہ دعوت تو دیدی اب پورا دن ہمیں کام کرنا پڑے گا، کچن کے اندر ہمیں کھڑا ہونا پڑے گا، مگر جنت کی دعوت کچھ اور ہوگی، جنتی عورت دعوت تو دے گی مگر انتظام نہیں کرنا پڑے گا، یہ اپنے گھر کے لان کو یا اپنے گھر کے گارڈن کو جیسا تصور کرے گی انکی سیٹنگ ویسی ہو جائے گی، پھر ایک بادل آئے گا اور اس

بادل کے اندر سے ایک دسترخوان لگادیا جائے گا، پھر اس بادل کے اندر سے اسکے اوپر برتن رکھدیئے جائیں گے پھر اسکے اوپر مشروبات ہوں گے جو غلمان لاکر رکھ دیں گے، پھر اسکے اوپر میوے رکھ دئے جائیں گے پھر اسکے اوپر بھنے ہوئے پرندوں کے گوشت رکھ دیئے جائیں گے، اور اسکے بعد یہ سب خواتین ایک ساتھ بیٹھ کر وہ کھنا کھائیں گی پھر ایک دوسرے کے ساتھ تذکرے کریں گی کہ ہم یون دنیا میں جایا کرتی تھیں، ہم اسطرح رمضان المبارک کی راتمین گذارا کرتی تھیں، یوں صلوۃ التسبیح پڑھا کرتی تھیں یوقرآن پاک پڑھا کرتی تھین ایک دوسرے کے ساتھ دنیا کے تذکرے کرکے خوش ہوں گی، ان وقتوں کو یاد کریں گی اور کہیں گی کہ اللہ رب العزت نے ہم پر کتنا احسان کیا کہ ہمارے عملوں کو قبول کرکے اللہ رب العزت نے ہم کو ایسی جگہ عطافرمادی، تو جنت کی جو عوتیں ہوں گی انکا اپنا ہی کچھ رنگ ہوگا

جنت کا لباس

جنت کے اندر جو لباس ہوگا اسکی اپنی ایک ترتیب ہوگی، دنیا کے اندر تو عورتوں نے اپنی ایک کلوزٹ، بنائی ہوتی ہے، اس کے اندر سب کپڑے رکھتی ہیں، بعض اوقات کلوزٹ چھوٹی اور کپڑے زیادہ ہوتے ہیں، تو اس میں ٹھونس دیتی ہیں، جنت میں ایسا نہیں ہوگا، حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک انار کا درخت ہوگا، اسکے ہر ہر انار انکا لباس رکھنے کے لئے سامان بن جائے گا، یہ اس انار کو کھولیں گی، اس انار کے اندر سے انکو لباس کے جوڑے مل جائیں گے، سبحان اللہ، اللہ کی طرف سے وہ درخت لگے گا، درخت کے اوپر انار ہوں گے، انار کے اندر انکے لئے خوبصورت جوڑے ہوں گے، آج تو کپڑے دھلواتے پڑتے ہیں، اور انکو استری کرواکر، رکھنا پڑتا ہے، تب جاکر یہ کسی مناسب موقع پر اس کپڑے کو پہن لیتی ہیں، مگر جنت میں تو ہر دم ان کو نئے کپڑے ملیں گے، دھونے اور استری کرنے کی باہی نہیں اور وہ تیار کس فیکٹری میں ہوں گے، اللہ رب العزت کی مرضی کے مطابق انار کی اس فیکٹری کے اندر تیار ہوں گے، ہر ایک جوڑا ایک دوسرے

سے بالکل مختلف ہوگا اور اسکی خوبصورتی کی انتہا نہیں ہوگی، حدیث پاک میں فرمایا کہ جنتی عورت کے لباس میں ستر ہزار رنگ جھلکیں گے، اب دنیا میں جو عورتیں کپڑے پہن لیتی ہیں، ان بیچاریوں کو میچنگ کا بڑا شوق ہوتا ہے، زیادہ سے زیادہ پانچ سات رنگ اکٹھا کر لیتی ہیں، ورنہ تو دو چار رنگوں سے میچنگ ہو جاتی ہے، ان ستر ہزار رنگوں میں بھی اسکے رنگ کی خوبصورتی نمایاں ہو رہی ہوگی، اللہ رب العزت جنتی عورت کو ایسے خوبصورت کپڑے عطا فرمائی گے، جنتی کو اللہ تعالی ریشم کے کپڑے اور سونے کے کنگن پہنائیں گے، آجکل کے نوجوانوں کو جب بتلاتے ہیں کہ جنت میں اللہ تعالی مردوں کو سونے کے کنگن پہنائیں گے، تو وہ بیچارے پریشان ہو کر پوچھتے ہیں کہ جی مردوں کو کنگن پہنائیں گے؟ اور خود کی حالت یہ ہوتی ہے کہ راڈو کی گھڑی پہن کر لوگوں کو ہاتھ ہلا ہلا کر دکھاتے پھرتے ہیں، میاں جب راڈو کی گھڑی تمہارے ہاتھ پر اتنی اچھی لگتی ہے تو اللہ کے دیئے کنگن تم کو اچھے نہیں لگیں گے۔

دنیا میں عورت دھلے ہوئے کپڑے پہنتی تھی مگر آخرت میں نئے کپڑے پہنے گی، عام طور پر عورتوں کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ ملاقات میں، مہمانداری میں اچھا کپڑا پہن کر جائے اللہ رب العزت نے انکی اس تمنا کو دنیا میں نہیں آخرت میں پورا فرمادیا، جب بھی یہ کپڑے پہنے گی، نئے ہوں گے ایک دن میں اگر ستر مرتبہ بھی لباس تبدیل کرنا چاہے گی، اللہ تعالی اسکو ستر نئے جوڑے عطا فرمادیں گے، گھر میں رہتے ہوئے تو دن میں ایک ہی مرتبہ کپڑے بدل سکتی ہیں، بہت ہی کوئی شاہانہ زندگی گذارنے والی ہوئی تو صبح وشام کپڑے بدل لے گی، مگر سبحان اللہ جنت میں اگر ستر دفعہ بھی کپڑے بدلنے چاہے گی اسکو نئے ریشمی لباس مل جائیں گے ہر ہر کپڑے میں سے ستر ہزار رنگ جھلکتے ہوں گے۔

جنت کی سواریاں

پھر دنیا کے اندر لوگوں کے پاس سواریاں ہوتی ہیں، انکے پاس (TYOTA) کار

ہے، انکے پاس (GMC) جتنی بڑی اور قیمتی گاڑی ہو تو عورتوں کو بڑی خوشی ہوتی ہے، اللہ رب العزت نے انکے لئے جنت میں سواریوں کا انتظام کیا ہوگا، حدیث پاک میں آتا ہے کہ جنت میں اللہ پاک نے مردوں کے لئے ابلق گھوڑے بنائے ہوں گے ابلق ایسے ہیرے کو کہتے ہیں جسمیں سفیدی ہو اور تھوڑی سی اسمیں ایک کالی لکیر ہو یہ ہیرا بڑا ہی خوبصورت لگتا ہے، اس رنگ کے انکے گھوڑے ہوں گے جو اللہ رب العزت ان کو سواری کے لئے عطا فرمائیں گے، عورتوں کے لئے اللہ رب العزت نے نجیب اونٹنیاں بنائی ہوں گی، ان پر خوبصورت کجاوے سجے ہوں گے، جو سونے کے بنے ہوئے ہوں گے اور ان کجاووں کے اندر گدے لگے ہوں گے اور ان گدوں کے اوپر یہ آرام سے بیٹھیں گی، گھوڑے پر سواری ذرا سختی کا کام ہے اسلئے اللہ رب العزت نے یہ معاملہ مردوں کے لئے کر دیا اور عورتوں کو اللہ رب العزت نے اور زیادہ نرم اور آرام دہ جگہ عطا فرما دی، ان کجاووں کے اندر عورتیں دلہن کی طرح سج دھج کر بیٹھیں گی، اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب یہ اونٹنیاں آواز نکالیں گی، یا گھوڑے ہنہنائیں گے تو انکی آوازیں عام دنیا کے جانوروں کی طرح نہیں ہوں گی، بلکہ ان کے ہنہنانے سے اتنی خوبصورت میوزیکل ساؤنڈ نکلے گی، کہ جنتی یہ چاہیں گے کہ یہ بار بار ہنہنائیں اور ہم انکی آواز کو بار بار سنتے رہیں، اللہ رب العزت ایسی سواریاں انکو عطا فرمائیں گے۔

خوشی کا ایک اور سامان

دنیا میں ہم نے دیکھا کہ ٹیپ رکورڈر رکھے ہوتے ہیں اپنے کام کاج میں مصروف ہوتی ہیں کبھی کسی کا بیان سن لیا، کبھی قرآن پاک کی تلاوت سن لی، کبھی کسی کی نعت سن لی، تو انکو اگر کام کاج کے دوران کچھ سننے کو مل جائے تو پھر یہ بڑی خوش رہتی ہیں یہ اور بات ہے کہ یہ ہر ایک کی سننا چاہتی ہیں سوائے خاوند کے، اسکو تو یہ سنانا چاہتی ہیں، تاہم انکو سننے کا شوق ہوتا ہے، جنت میں اللہ رب العزت نے انکے لئے ٹیپ رکارڈر کا انتظام کر دیا ہے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ سینکڑوں کی

تعداد میں جنتی حوریں ہوں گی، تمام صف بستہ کھڑی ہوں گی، جب جنتی عورت اپنے محل کی سیر کرے گی یہ جہاں جہاں سے گزرے گی وہ جنتی حوریں قرآن پاک کی تلاوت کر رہی ہوں گی، یہ اپنے خاوند کے ساتھ بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی ہے اور دور وہ حوریں صف باندھ کر کھڑی ہوئی ہیں اور اللہ رب العزت کے کلام کی تلاوت کر رہی ہیں، یعنی یہ ٹیپ رکورڈر ہے، جو اللہ رب العزت نے انکے گھر کے اندر بجا دیا ہے۔

جنت کی صبح وشام

وقت کی بات رہ گئی تو علامہ قرطبیؒ نے لکھا ہے، کہ جیسے ع ہر کا وقت ہوتا ہے، کہ نہ زیادہ روشنی اور نہ اندھیرا، ایسا وقت جنت میں ہوگا، تاہم جنتیوں کو وقت کا احساس ہو تو حدیث پاک میں فرمادیا کہ اللہ رب العزت کا عرش جنت کی چھت ہے، اور اللہ رب العزت کے عرش کے پردے دن کے وقت اٹھا دیئے جائیں گے، اور رات کے وقت گرادیئے جائیں گے، تو جب فرشتے پردے ہٹائیں گے اور پردے گرائیں گے اس سے جنتیوں کو دن اور رات کے ہونے کا اندازہ ہو جائے گا پھر کچھ وقت ایسے آئیں گے کہ جب جنت کے درختوں میں سے اچانک اللہ اکبر اللہ اکبر کی آوازیں نکلنی شروع ہو جائیگی اور جنتی فرشتے بھی اللہ اکبر کہنے لگ جائیں گے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ جیسے ہی اللہ اکبر کی آوازیں نکلیں گی، تو جنتی لوگ سمجھ لیں گے کہ اس وقت ہم لوگ دنیا میں نماز پڑھا کرتے تھے، تو گویا جنت میں انکو اللہ اکبر کی آواز سنا کر اذان کی آواز کی یاد دلا دی جائے گی، پھر جمعہ کے دن کا انکو اس طرح پتہ چلے گا کہ اللہ رب العزت ہر جمعہ کے دن جنتیوں کو اپنا دیدار عطا فرمائیں گے، تو جس دن انکو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا جنتی سمجھ لیں گے کہ یہ جمعہ کا دن ہے گویا ایک ہفتہ گزر گیا، لہذا جنتی لوگ جمعہ کے انتظار میں رہیں گے، اور ہر مہینے کے ختم کا پتہ انکو اس طرح سے چلے گا کہ ہر مہینے کے اختتام پر انکو تحفے ملیں گے، جیسے عید ہوتی ہے تو

دوست ایک دوسرے پر تحفے بھیجتے ہیں، اللہ رب العزت بھی ہر مہینے کے اختتام پر اپنے بندوں کو تحفے بھیجیں گے، بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ دنیا میں کوئی آدمی کسی کا نوکر ہو اسکی خدمت کرتا ہو مہینے کے بعد مالک اسکو تنخواہ دیتا ہے، تو جس طرح دنیا کا مالک مہینے کے بعد تنخواہ دیتا ہے، اسی طرح اللہ رب العزت کی جنہوں نے بندگی کی ہے، انہوں نے اب ریٹائرمینٹ کی زندگی گذارنا شروع کردی اور اب انہوں نے جنت میں وقت گذارنا شروع کردیا، تو ریٹائرمینٹ میں بھی تو کچھ لوگوں کو تحفے بھیجدیتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالی اپنے جنتی بندوں کو ہر مہینے تحفے بھیجیں گے، گفٹ پیک کیئے ہوئے ہوں گے، اس پر ہر بندے کے دل میں یہ کریز (CRAGE) ''اشتیاق'' رہے گا کہ دیکھیں مجھے اللہ رب العزت کی طرف سے کونسا تحفہ ملتا ہے، تو خاوند اپنا تحفہ کھولے گا اور دیکھ کر خوش ہوگا اور بیوی اپنا تحفہ کھولے گی اور دیکھ کر خوش ہوگی بچے اپنا تحفہ دیکھ کر خوش ہوں گے، ہر ایک کو انتظار رہے گا کہ مہینے کے اختتام پر فرشتے اللہ کی طرف سے گفٹ لے کر آئیں گے، سوچئے تو سہی جب کسی دوست کی طرف سے گفٹ آتا ہے تو کتنی خوشی ہوتی ہے، جب پروردگار عالم کیطرف سے یہ ملیں گے تو وہ کتنے خوبصورت ہوں گے اور انکو دیکھ کر اور وصول کرکے انسان کو کتنا مزا آئیگا۔

عید کا پتہ

عید کا پتہ جنتیوں کو اسطرح چلے گا کہ سال میں ایک مرتبہ اللہ رب العزت جنتیوں کو عید کے موقع پر دعوت کے لئے بلائیں گے، تو جب اللہ رب العزت کی دعوت کا پیغام فرشتے جنتیوں کو پہنچائیں گے تو وہ سمجھ جائیں گے کہ ہماری عید کا وقت آگیا ہے، دنیا میں تو ہم عید اس طرح سے مناتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ چند سوئٹ ڈش بنالیں یا کچھ اور کھانے بنالئے لیکن آخرت میں اللہ رب العزت جنت کے اندر اپنے بندوں کی دعوت کریں گے، اب سوچئے کہ اللہ رب العزت دعوت کرنے والے ہوں گے اور بندے کھانے والے ہوں گے، اس دعوت میں کتنا مزا

ہوگا، ہم تو اسکو اپنے دماغ سے سوچ بھی نہیں سکتے تو وقت کا جنتیوں کو ایسے پتہ چلے گا۔

حسن و وقار

اب ایک اور اہم چیز کی طرف آیئے جسکا عورتوں کو زیادہ خیال رہتا ہے اسکو کہتے ہیں "حسن و جمال" یہ عورتیں حسن و جمال کی شیدائی ہوتی ہیں، خوبصورت مکان دیکھیں وہ انہیں پسند، خوبصورت لباس دیکھیں وہ انہیں پسند، کوئی بھی خوبصورت چیز دیکھیں انکا جی یہ چاہتا ہے کہ ہم اسے حاصل کرلیں، اپنے بارےمیں انکے دل میں یہ تمنا ہوتی ہے کہ میں ایسی بن جاؤں کہ حسن و جمال کا میں ایک نمونہ بن جاؤں، اسکی ایک تڑپ ہوتی ہے، اور اللہ رب العزت نے ان کو حسن و جمال عطا بھی کیا ہے، اسلئے قرآن پاک میں فرمایا ﴿وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ "اگرچہ انکا حسن تم کو حیران کردے" تو حسن کے لفظ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عورتوں کی طرف کی، دو لفظ یاد رکھنا ایک لفظ 'حسن' ہے اور ایک لفظ 'وقار' ہے، اللہ رب العزت نے حسن عورتوں کو عطا کیا، وقار مردوں کو عطا کیا، مردوں کی شخصیت کے اندر وقار ہوتا ہے اور عورتوں کی شخصیت کے اندر حسن ہوتا ہے، یہاں ایک طالبانہ سوال ہوسکتا یہ ہوسکتا ہے کہ عورتوں کو اللہ رب العزت نے حسن میں کیوں بڑھا دیا؟ تو اسکا جواب مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ اللہ رب العزت نے آدم علیہ السلام کو کھنکتی مٹی سے بنایا ہے، لیکن اماں حوا علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پسلی سے نکالا، یہ ڈائریکٹ مٹی سے نہیں بنیں، بلکہ آدم علیہ السلام کی پسلی سے بنائی گئی ہیں، یوں سمجھئے کہ یہ زیادہ رفائنڈ میٹیریل تھا، جو اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے نکالا، تو رفائنڈ منٹ کے بعد یہ پیدا ہوئیں، اسلئے اللہ تعالیٰ نے انمیں نزاکت اور حسن و جمال کو رکھدیا تاہم مردوں میں اللہ رب العزت نے وقار کو رکھا اور عورتوں میں حسن و جمال کو رکھدیا، تو جنت کے اندر عورتوں کا حسن و جمال کیسا ہوگا؟ اکثر عورتوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے، مگر وہ کسی سے پوچھ نہیں سکتیں؟ سنئے......! اللہ تعالیٰ نے ایک بات بتادی کہ جنتی خادمائیں

کیسی ہوں گی؟ اور اسکے بعد جنتی عورتوں کے حسن کا کچھ اور انتظام کر دیا، جنتی جو خادمائی ہوں گی اسکے حسن کو تو بڑی تفصیل سے اللہ تعالی نے ذکر فرمادیا، لیکن جنتی عورت کے حسن کے تذکرے زیادہ نہیں کیئے، اسمیں بھی راز ہے، اللہ تعالی یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنی عورتوں کے حسن کے تذکرے دوسروں کے سامنے خود دنیا میں نہ کرو تو خود یہ کیسے پسند کریگا کہ جنتی عورتوں کے تذکرے وہ دوسروں کے سامنے کھولتے پھریں، لھذا انہوں نے جنت کی خاداؤں کے تذکرے تو کر دیئے کہ جنت کی حوریں ا ؟ ہوں گی لیکن عورتوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

آج لوگوں کو دھوکہ لگ گیا، وہ سمجھتے ہیں کہ جنت میں فقط حوریں ہی ہوں گی حالاں کہ یہ حوریں تو وہاں کی نوکرانیاں ہوں گی، خادمائیں ہوں گی، اور خادمہ میں اور گھر کی مالکن کے اندر تو فرق ہوتا ہے، اب ایک محل ہے جس کے اندر ملکہ زندگی گذار رہی ہوتی ہے، تو ملکہ تو وہ ہوتی ہے جو ساری قوم میں سے حسن کی شاہکار ہوتی ہے، اسکو ملکہ بنایا جاتا ہے اور اسکے ہوتے ہوئے محل کے اندر کسی بدصورت لڑکی کو نہیں رکھا جاتا، بلکہ چن چن کر خوبصورت لڑکیوں کو محل میں رکھا جاتا ہے، محل کی خادمائیں بھی خوبصورت ہوتی ہیں، لیکن ملکہ کا حسن تو سب سے زیادہ ہوتا ہے بالکل اسی طرح جنت میں، حوریں خادمائیں ہیں، اللہ نے انکے حسن کے تذکرے فرمادیئے اور یہ کہا کہ اس سے تم قیاس کرلو کہ جنتی عورت کا حسن کیسا ہوگا۔

حور کا لفظی مطلب

حور کا لفظی مطلب یہ ہے کہ جس کی آنکھ کی سفیدی زیادہ سفید ہو اور سیاہی زیادہ سیاہ ہو علماء نے لکھا کہ جسم کے کچھ حصے ایسے ہیں جو سفید اچھے لگتے ہیں، اور کچھ حصے ایسے ہیں کہ جن پر سیاہی اچھی لگتی ہے، مثال کے طور پہ سر کے بال جتنے زیادہ کالے ہوں گے اتنے زیادہ اچھے لگیں گے، پلکیں جتنی زیادہ کالی ہوں گی اتنی

زیادہ اچھی لگیں گی، آنکھوں کے اندر جتنا زیادہ کالا ہوگا اتنا زیادہ اچھا لگے گا،
جسم جتنا زیادہ گورا ہوگا اتنا زیادہ خوبصورت لگے گا، تو حور اسکو کہتے ہیں کہ جسکے جسم
کی سفید جگہیں زیادہ سفید ہوں اور جو کالی اچھی لگتی ہوں وہ زیادہ کالی ہوں، اسکو
''حور'' کہتے ہیں، تو گویا اللہ پاک نے نام ہی ایسا رکھدیا کہ نام ہی سے حسن
وجمال کا اندازہ ہوجاتا ہے، تاہم اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا ﴿كَأَنَّ
هُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ ''کہ یہ حوریں ایسی ہوں گی جیسے یاقوت اور مرجان
ہوتے ہیں''، علماء نے لکھا کہ یاقوت کی طرح شفاف ہوں گی اور مرجان کی طرح
سفید ہوں گی، کہیں فرمایا ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ انمیں خوش خلق خوبصورت
موتیوں کے خیموں میں ہوں گی اور جنتی عورتوں کے بارے میں بتایا ﴿قَاصِرَاتُ
الطَّرْفِ﴾ ''نگاہیں ہٹانے والیاں غیر سے'' اور جنتی حوروں کے بارمیں بتلایا
﴿كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ﴾ ''وہ تو ایسے ہوں گی جیسے انڈوں کے اندر محفوظ
ہوتی ہیں'' اسطرح سے ہوں گی ﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ قَبْلَهُمْ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ﴾
(پ ۲۷، الرحمن) ''باکرہ ہوں گی انسے پہلے انکو نہ انسان نے چھوا ہوگا نہ جن نے
''چنانچہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جنتی مرد کو اللہ پاک حسن یوسف عطا فرمائیں
گے، لحن داؤدی عطا فرمائیں گے اور خلق محمدی عطا فرمائیں گے، یہ جنتی مرد کو اللہ
تعالی نعمتیں عطا فرمائیں گے، اور جنتی عورتوں کو اللہ پاک ایک انچارج عطاء
فرمائیں گے، جن کو حور عین کہتے ہیں، بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی حور،
﴿وَحُورٌ عِينٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ﴾ (پ ۲۷، الواقعہ) خادماؤں کے اوپر جیسے
سپروائزر ہوتی ہیں اسی طرح وہ سپروائزر ہوں گی، چنانچہ ایک حور عین کے ساتھ
ستر ہزار حوریں اور ہوں گی یہ حور عین دیگر حوروں کے ساتھ ملکر جنتی عورتوں کی
خدمت کریں گی۔

جنتی عورتوں کا حسن

جنتی عورتوں کے حسن کے بارمیں آتا ہے کہ انکے کان میں ایک ہزار بالیاں

ہوں گی، ان کے سر پر سونے کے تاج ہوں گے، سونے کا تاج کہنا آسان ہے لیکن اللہ نے جسکو بنایا ہوگا تو وہ کتنا خوبصورت ہوگا، یہ حوروں کو نہیں ملے گا یہ فقط جنتی عورتوں کے سر پر رکھا جائے گا، تو معلوم یہ ہوا کہ اسکا گھر محل کی مانند ہوگا اور جنتی عورت کو ملکہ بنا کر رکھا جائے گا، ملکہ کے سر پر تاج ہوا کرتا ہے، پھر اسکے بیٹھنے کے لئے ایک تخت بنایا جائے گا، جو سونے کا ہوگا، جنتی مرد کی عمر تیتیس سال ہوگی اور جنتی عورت کی عمر اٹھارہ سال کی ہوگی، کیوں کہ اٹھارہ سال کی لڑکی کی جوانی بھرپور ہوتی ہے، اور یہ عورتیں باکرہ ہوں گی، کنواری رہیں گی، اپنے خاوندوں سے میل جول کریں گی لیکن اسکے باوجود کنواری رہیں گی، کنواری لڑکی کے جسم کی بناوٹ اور ہوتی ہے اور بچے ہونے کے بعد جسم کی بناوٹ اور بنجاتی ہے، اسلئے بتادیا گیا کہ وہاں پر اسکو جو جسم کی خوبصورتی ملے گی وہ خوبصورتی کبھی زائل نہیں ہوگی، انکو یہ ڈر نہیں رہے گا کہ میں کھانا کھاؤں گی تو موٹی ہو جاؤں گی، جس کے ڈر سے بیچاری عورتیں دنیا میں ڈائٹنگ (DIETING) (وزن کم کرتی) پھرتی ہیں اسلئے اللہ پاک نے فرمادیا کہ یہ کنواریاں ہی رہیں گی، حتی کہ ساری زندگی انکا حسن و جمال بڑھتا رہے گا، اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ اپنے شوہروں کی شیدائی ہوں گی ﴿وَنَزَعْنَا مَافِي صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ﴾ (پ ۱۴ حجر) جنتی لوگ جتنے بھی ہوں گے اللہ تعالی انکے دلوں سے رنجشیں نکال دیں گے، غل کو نکال دیں گے، کینہ کو نکال دیں گے، ایک دوسرے کے ساتھ محبتیں ہی محبتیں ہوں گی اور ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھیں گی چنانچہ جنتی عورت کے بارے میں فرمادیا گیا کہ یہ اپنے شوہروں سے عشق کرنے والی ہوں گی، دنیا کے اندر تو یہ شوہروں سے بیوفائی بھی کر جاتی ہیں بعض اوقات طبیعتیں نہیں ملتیں، مگر جنت کا معاملہ اور ہوگا، فرمایا اللہ تعالی انکو ایسا عشق دیدیں گے کہ یہ اپنے مردوں کی شیدائی ہوں گی، نہ انکو حیض ہوگا نہ نفاس ہوگا، نہ حمل ہوگا اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہوگی، بلکہ سینے بے کینہ ہوں گے اور اللہ

رب العزت انکو ملکہ کی مانند زندگی عطا فرمائیں گے، جو انکے دل کی خواہش اور تمنا ہوگی اللہ تعالیٰ انکی خواہش اور تمنا کو پورا کردیں گے۔

جنت کا سنگھاردان

دنیا کے اندر عورتوں نے اپنے بیڈروم کے اندر ایک میز سجایا ہوتا ہے اسکے اوپر اپنی آرائش وزیبائش کے لئے کچھ سامان رکھا ہوتا ہے، اللہ رب العزت جنت میں اس چیز سے بے نیاز فرمادیں گے، بلکہ جنت میں ایک جگہ ہوگی جس میں اللہ رب العزت بازار حسن لگائیں گے، سوچئے اور ذرا غور کیجئے! جس طرح دنیا میں بیوٹی پارلر ہوتے ہیں وہاں دلہن کو لے جا کر سجاتے ہیں، وہاں پر عورتیں ہوتی ہیں جنکو سجانے کی مہارت ہوتی ہے، وہ لڑکی کو ایسی خوبصورت دلہن بنا دیتی ہیں کہ انسان انکی مہارت کو دیکھ کر حیران ہی رہ جاتا ہے، تو دنیا کے اندر جس طرح بیوٹی پارلر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی جنت کے اندر بیوٹی پارلر بنائے ہوں گے، یہ گویا بازار حسن ہوگا، جنتی عورت وہاں جائے گی اور وہاں جا کر جیسا چاہے گی اسکی اپنی شخصیت ویسی بن جائے گی، تو اب دیکھئے بات سمجھ میں آئی کہ جنتی عورتوں کے حسن کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے کھول کر بیان نہیں کیا کہ انکو تو اللہ تعالیٰ نے ویسا حسن دینا ہے جیسا یہ خود چاہیں گی، حوروں کو تو اللہ نے حسن دیدیا لیکن انکو تو حسن وہ ملنا تھا جو انکو پسند ہو، اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ﴿ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴾ (پ ۲۴م السجدہ) تم کو وہاں وہ ملے گا جس کو تمہارا دل چاہے گا، عورتوں کا یہ مزاج ہے، جس چیز کو دیکھتی ہیں پسند کرلیتی ہیں بیچاری کسی کا کپڑا دیکھتی ہے کہتی ہے میں اس جیسا لباس بناؤں گی، کسی کو دیکھتی ہیں کہ اسنے ایسا میک اپ کیا ہوا ہے سوچتی ہیں میں ایسا میک اپ کروں گی، کسی کو دیکھتی ہیں اسنے ایسا زیور پہنا، سوچتی ہیں کہ میں ایسا زیور پہنوں گی، سوچتی ہیں فلاں کی گھڑی ایسی ہے۔ میں بھی ایسی پہنوں گی۔ فلاں نے ایسے میچنگ کی ہوئی ہے میں بھی ایسی میچنگ کروں

گی ہلو عورتوں کی یہ فطرت ہے یہ جس چیز کو دیکھتی ہیں اپنانے کی کوشش کرتی ہیں ، چوں کہ دنیا میں انکو اپنی مرضی کا حسن بنانے کی فکر لگی ہوتی ہے لہذا جنت میں اللہ نے انکی مرضی پر چھوڑ دیا ، وہاں بیوٹی پارلر بنادیا ، وہاں جا کر اللہ تعالی انکو ویسا بننے کا موقع دیں گے جیسا یہ خود چاہیں گی ، چنانچہ یہ وہاں جائیں گی انکا دل چاہے گا ایسا میری آنکھ کا سرمہ ہو ، ویسا ہو جائے گا ، ایسے میری پلکیں ہوں ویسی ہو جائیں گی ، ایسے میرے بال ہوں وہ ویسے ہو جائیں گے ، ایسے میں پوشاک پہنوں وہ ویسے ہو جائیں گے ، ناخن ایسے خوبصورت بنیں ، وہ ویسے بن جائیں گے ، یہ دل میں سوچتی چلی جائے گی اور انکی وہ چیز ویسے بنتی چلی جائے گی ، اب سوچئے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے اللہ کی طرف سے کہ ہر عورت کو اسکی اپنی مرضی کا حسن ملے گا حتی کہ یہ کسی دوسری جنتی عورت کی چیز دیکھے گی اور اسکو پسند کرے گی تو اسکی اپنی چیز ویسی بن جائے گی ، اب بتائے کہ حسن کی کوئی حد نہیں کہ جس کو انسان متعین کر سکے ، اسلئے اللہ رب العزت نے ایک بات فرما کر وضاحت کردی کہ انکو ہم وہ عطا کریں گے جسکو انکا جی چاہے گا۔

نور کی بارش

جب جنتی لوگ جنت میں جائیں گے تو پہلی نظر جب جنتی وہاں کی مخلوق پر ڈالیں گے ، حوروں کو دیکھیں گے ، غلمان کو دیکھیں گے ، انکے حسن و جمال سے یہ اتنے متاثر ہوں گے کہ ستر سال تک یہ انکے حسن کو دیکھ کر مبہوت کھڑے رہ جائیں گے ، اور انکو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ اتنا وقت گذر گیا ، جیسے کسی بہت ہی خوبصورت چیز کو بندہ دیکھے تو تھوڑی دیر تک حیران ہی کھڑا دیکھتا رہ جاتا ہے ، تو جب جنتی مخلوق کے حسن کو دیکھیں گے تو یہ ستر سال تک اسکے حسن کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہ جائیں گے اتنا انکا حسن و جمال ہوگا ، لیکن پھر ایک وقت آئے گا جسمیں اللہ رب العزت اپنے بندوں کو اپنا دیدار عطا فرمائیں گے ، تو جب وہ دیدار ہوگا حدیث

پاک میں آتا ہے کہ نور کی بارش ہوگی اور اسکی وجہ سے جنتیوں کے چہروں پر نور کی ایسی چمک آجائے گی اور وہ اتنے خوبصورت ہو جائیں گے کہ جب جنتی لوگ لوٹ کر واپس اپنے گھروں میں آئیں گے تو انکا حسن اتنا بڑھ چکا ہوگا کہ جنتی حور اور غلمان ٹکٹکی باندھ کر انکو دیکھتے رہ جائیں گے، نوکر نوکر ہوتا ہے، گھر کے مالک گھر کے مالک ہوا کرتے ہیں، تو اگر حور وغلمان اتنے خوبصورت ہیں تو سوچئے کہ گھر کے مالک کتنے خوبصورت ہوں گے۔

علماء کی اہمیت

دیدار الٰہی کے بارے میں علماء نے لکھا کہ اللہ رب العزت جنتیوں کو فرمائیں گے کہ اے جنتیو...... ! تمہیں کسی چیز کی کمی ہے، جنتی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز ہمارے پاس موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم اپنے علماء سے جا کر پوچھو، حدیث پاک میں آتا ہے کہ لوگوں کو جس طرح دنیا میں علماء کی ضرورت ہے اسی طرح انکو جنت میں بھی علماء کی ضرورت پڑے گی، اسلئے علمائے کرام کی عظمت کو پہچانئے ، دنیا میں بھی ہم انکے محتاج اور آخرت میں بھی ہمیں انکی ضرورت ہوگی، لوگ انسے جا کر پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے ہمنے کہا ہے کہ ہمارے پاس تو سب چیز موجود ہیں، علماء فرمائیں گے کہ ہر چیز اپنی جگہ پر لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ﴾ میں تمہیں اپنا دیدار کراؤں گا، ہمیں ابھی تک اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوا یہ چیز ابھی تک باقی ہے، تو جب جنتیوں کو پتہ چلے گا تو وہ کہیں گے کہ اے اللہ ہمیں سب نعمتوں کے مزے آگئے اب ہمیں آپ کا دیدار کرنا ہے

دیدار الٰہی

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اچھا میرے بندو! میں جنت عدن میں تمہیں اپنا دیدار کراؤں گا، چنانچہ انکو وقت دیا جائے گا یہ سب جنتی بازار حسن میں جائیں گے اور وہاں جا کر اس تقریب کے لئے تیاریاں کریں گے، عورتیں جیسے چاہیں گی انکی

شکلیں خوبصورت بن جائیں گی یہ اچھے لباس پہنیں گی یہ اپنی من مرضی کے حسن کے ساتھ تیار ہو جائیں گی اور اس کے بعد انکو اس جنت کی طرف بلایا جائے گا، سب سے پہلے آدم علیہ السلام اپنی امت کو لیکر نکلیں گے، پھر ابراھیم علیہ السلام اپنی امت کو لیکر نکلیں گے پھر موسیٰ علیہ السلام، پھر عیسیٰ علیہ السلام یہ سب کے سب مل کر نبی علیہ السلام کے محل کی طرف آئیں گے پھر نبی علیہ السلام اپنے امتیوں کو لیکر نکلیں گے اور یہ سب جنتی جنت عدن کی طرف چلیں گے انکے ارد گرد فرشتے ہوں گے جو انکے ارد گرد انکے لئے خدام کی مانند ہوں گے اور سب کے سب جنت عدن میں پہنچیں گے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت نے انبیاء کے لئے نور کے ممبر بنائے ہوں گے انبیاء اوپر بیٹھ جائیں گے، صدیقین کے لئے نور کے تخت بنائے ہوئے ہوں گے، صدیقین ان تخت پر بیٹھ جائیں گے، شہداء کے لئے اللہ نے نور کی کرسیاں بنائی ہوئی ہوں گی وہ اوپر بیٹھ جائیں گے، مگر نیک لوگ (صالحین) کے لئے اللہ نے مشک کے گدے بنائے ہوئے ہوں گے، وہ ان پر بیٹھ جائیں گے، پھر سب سے پہلے اللہ انکے لئے کھانے کی دعوت فرمائیں گے، دسترخوان لگے گا، سب کے سامنے کھانے آئیں گے حدیث پاک میں ہے سب سے کم درجے کا جو جنتی ہوگا اسکے سامنے بھی کھانا ہزار پلیٹوں کے اندر رکھا جائے گا، اب معلوم نہیں ان کے کیا ذائقے ہوں گے ہر کھانے کا ذائقہ جدا ہوگا، ہر مشروب کا ذائقہ جدا ہوگا، تو جب سب سے کم درجے والے جنتی کے سامنے ستر ہزار پلیٹیں لگیں گی، تو سوچئے کہ دوسرے جنتیوں کے سامنے کتنا کچھ ہوگا، اتنا اللہ کی طرف سے اکرام ہوگا، پھر جب سب لوگ کھانا کھا چکیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندو! تم میرے پاس آئے ہو اب میں تمہیں اپنی خلعت (لباس) پہناتا ہوں، جو میری محبت کی پوشاک ہے، تم نے مجھے دنیا میں خوش کیا آج میں تمہیں خوش کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائیں گے کہ یہ نئی ہوئی پوشاک ہے تم میرے بندوں کو پہنا دیجئے، اس پوشاک کی خوبصورتی کو تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے، فرشتے وہ پوشاک پہنا دیں گے لہذا جب پوشاک پہنانے کی تقریب پوری ہو جائے گی اسکے بعد ایک ہوا چلے گی جس کا نام "

مبشرۃ" ہوگا اور اس ہوا سے جنتیوں کے لباس میں خوشبو آجائے گی، اسکو آپ یوں سمجھئے کہ جس طرح پرفیومس کی شیشی ہوتی ہے، اسکو آپ پمپ کرتی ہیں، پھر اسکے بخارات آپ کے کپڑوں میں آکر لگتے ہیں تو کپڑوں میں خوشبو آجاتی ہے، یہ تو تھوڑی سی خوشبو ہوتی ہے جو آپ کے کپڑوں میں لگتی ہے، وہاں تو اللہ کی طرف سے ایک ہوا چلے گی وہ پرفیوم کی ہوا ہوگی اور اسکی خوشبو جنتیوں کے تمام کپڑوں میں رچ بس جائے گی، ایسی خوشبو انکو لگادیں گے، محفل معطر ہوجائے گی، لوگ انتظار میں بیٹھے ہوں گے کہ دیکھئے اب آگے کیا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اے داؤد ! (علیہ السلام) میرے بندوں کو میرا کلام سنادو چنانچہ داؤد علیہ السلام سنائیں گے ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ یَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴾ (پ ۲۵ الدخان) وہ جنت کی یہ منظر کشی کریں گے تو جنتی لوگ وجد میں آجائیں گے کہ واقعی ہم قرآن میں پڑھا کرتے تھے کہ ایسی محفل ہوگی اور آج اللہ رب العزت نے ہمیں ویسی ہی محفل عطا فرمادی ہے۔ ﴿ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴾ (پ ۲۷ القمر) اس پروردگار کی محفل ہوگی جنتی اسمیں ہوں گے یہ اس پروردگار کا کتنا بڑا اعزاز ہوگا، حتی کہ داؤد علیہ السلام کی تلاوت پر جنتی دو سو سال تک وجد میں رہیں گے جب ذرا ٹھیک ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندو! تم نے اس سے بہتر آواز بھی سنی؟ وہ کہیں گے اے اللہ اس سے بہتر آواز تو نہیں سنی؟ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے سنواتا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمائیں گے کہ اے مرے محبوب ! میرے ان بندوں کو سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰس پڑھ کر سنا دیجئے ،حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی علیہ السلام کو حضرت داؤد علیہ السلام سے ستر گنا زیادہ خوش الحانی عطا فرمائیں گے اور اللہ کے محبوب اس خوش الحانی کے ساتھ اللہ کا کلام پڑھیں گے، پانچسو سال جنتیوں کے اوپر وجد کی کیفیت رہے گی، پھر جب کچھ ٹھیک ہوں گے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اے میرے بندو! تمنے اس سے بھی زیادہ کبھی اچھی آواز سنی؟ وہ کہیں گے کہ اے اللہ کبھی نہیں سنی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کہ اچھا میں سناتا ہوں! چنانچہ اللہ رب العزت سورۃ الرحمٰن کی خود تلاوت فرمائیں گے،

سبحان اللہ پروردگار پڑھنے والے ہوں گے اور سورۂ رحمٰن کی تلاوت کر رہے ہوں گے اور جنتی سن رہے ہوں گے، جب اللہ رب العزت تلاوت کر رہے ہوں گے، کتنا مزہ آئے گا، اس وقت جنت میں ایک ہوا چلے گی، جس سے جنت کے دروازے اور کھڑ کیاں بجیں گی، درختوں میں سے آواز آئے گی ایسی عجیب دھنیں ہوگی، سر ہوں گے، کہ جنتی ان دھنوں اور سُروں کی وجہ سے عجیب نشہ کے سے عالم میں ہوں گے، چنانچہ اللہ رب العزت انکو اس طرح کی لذتیں عطا فرمائیں گے، بالآخر جب جنتی اس کیفیت سے لطف اندوز ہو چکیں گے، پھر اللہ رب العزت اپنے اوپر سے اپنی صفات کے حجاب اور پردوں کو ہٹائیں گے اور اپنے چہرے کا دیدار نصیب فرمائیں گے وہ دیدار کیسے ہوگا؟ وہ بے جہت ہوگا، بے کیف ہوگا، بے شبہ ہوگا، بے مثال ہوگا، اللہ تعالی فرمائیں گے اے میرے بندو! تم راتوں کو میری محبت میں جاگتے تھے، تم دنوں میں میری محبت میں نیک عملوں میں لگے ہوتے تھے، تمہیں لوگ برائی کی طرف بلا تے تھے، لیکن تم میری محبت کی وجہ سے برائی سے بچتے تھے، تمہاری نگاہیں جھکی رہتی تھیں، تم اپنی نفسانی خواہشات کو قابو میں کرتے تھے، تم کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے، تمہارے دل میں میرے دیدار کا شوق تھا، میری ملاقات کی تمنا تھی، تم نے برے دوستوں کو چھوڑ دیا، برے کاموں کو چھوڑ دیا، تم نے برائیوں سے اپنے آپ کو بچالیا، تم میری محبت میں زندگی گزارتے تھے، میرے بندو! تم نے میرے حسن وجمال کو دیکھنا پسند کیا، آج میں تمہیں اپنا دیدار عطا کرتا ہوں چنانچہ پھر اللہ تعالی جنتیوں کو اپنا دیدار عطا فرمائیں گے یہ دیدار ایسا ہوگا کہ جنت میں نور کی ایک بارش ہو گی، اور وہ بارش جنتیوں کے چہروں پر اور کپڑوں پر پہنچے گی، اسکی مثال یوں سمجھئے کہ جیسے آندھی آتی ہے تو باہر جتنے لوگ ہوتے ہیں انکے چہروں پر مٹی کی تہ آجاتی ہیں، اسی طرح یہ نور کی آندھی ہوگی، جنتیوں کے چہروں پر نور کی ایک تہ آجائے گی اور انکا حسن اتنا بڑھ جائے گا کہ پھر کئی سال تک وہ اللہ کے حسن کا لطف دوبالا لیں گے، اور بالآخر وہ واپس لوٹیں گے، اسوقت انکا حسن اتنا بڑھ چکا ہوگا کہ جنتی مخلوق پھر انکو ستر سال تک ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہے گی۔ اللہ تعالی کا حکم ہوگا اے میرے بندو! یہ تو میرا

پہلی دفعہ دیدار ہوا، اب تھوڑے تھوڑے وقفے سے ہوتا رہے گا، کچھ لوگوں کو جمعہ کے دن ہوگا اور کچھ کو سال کے بعد ہوگا اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنکو روزانہ ہوگا اب جنت میں جو عزت ہوگی ایک دوسرے کی یا جو اکرام و مرتبہ ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کی وجہ سے بنے گا، جس کو جتنا زیادہ دیدار نصیب ہوتا ہے وہ جنت میں اتنا زیادہ عزت والا انسان ہوگا۔

اللہ کے دیدار کا پیمانہ

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاظِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (پ۲۹ القیامہ) مگر اللہ کی طرف سے یہ دیدار کیسا ہوگا؟ اسکے بارے میں بھی سن لیجئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ وہ اندھا جس کو اللہ نے اندھا پیدا کیا اس نے صبر وشکر اور عبادت کی زندگی گزاری، یہ اندھا جب جنت میں جائے گا تو اللہ رب العزت اسکو یہ عزت عطا فرمائیں گے، یہ ٹکٹکی باندھ کر اللہ کا دیدار کرے گا کبھی بھی اس دیدار سے اوجھل نہیں ہوگا، یہ کیوں ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ وہ میرا بندہ ہے جس نے دنیا میں کبھی کسی غیر کو محبت کی وجہ سے نہیں دیکھا اسلئے یہ اب ہر وقت میرا ہی دیدار کرتا رہے گا، تو گویا دیدار کا پیمانہ یہ ہوگا، اور جو غیر محرم کو محبت محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہوگا، وہ اللہ کے دیدار سے محروم ہوگا، اسلئے سوچ لیجئے! دنیا میں جب کسی مرد نے غیر عورت کی طرف محبت کی نظر ڈالی یا عورت نے کسی غیر مرد کی طرف محبت کی نظر ڈالی ہر ہر نظر کے بدلے یہ اللہ کے دیدار سے محروم کردیے جائیں گے، سوچئے یہ کتنی بڑی محرومی ہے آج عورتیں بن سنور کر نکلتی ہیں، بازاروں میں بے پردہ نکلتی ہیں، سنئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو عورت اس لئے بنتی اور سنورتی ہے تاکہ اسکو غیر محرم دیکھ کر خوش ہوں، چاہے اسکا رشتہ دار ہو چاہے اسکا پڑوسی ہو، چاہے کوئی اجنبی ہو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو عورت اسلئے بنتی اور سنورتی ہے کہ اسپر کوئی غیر محرم مرد اسکی طرف محبت کی نظر ڈالیں اللہ رب العزت اس بننے اور سنورنے کی وجہ سے فیصلہ کر لیتے ہیں کہ میں قیامت کے دن اس عورت کو محبت کی وجہ سے نہیں دیکھوں گا، اسلئے کہ یہ چاہتی ہے کہ غیر مرد دیکھے اس کی

عورت کو میں نہیں دیکھوں گا اب سوچئے کہ کتنا بڑا نقصان ہے، کہ جو جوان لڑکیاں اپنے آپ کو بنا سنوار کر جاتی ہیں تو یہ اللہ رب العزت کی نظروں سے محروم ہو جائیں گی اسلئے جو پردے کا اہتمام کرتی ہیں حجاب پہنتی ہیں یہ نیک بچیاں ہیں، یہ اچھی بچیاں ہیں، یہ خوش نصیب ہیں، یہ اپنے آپ کو غیر محرم سے بچاتی ہیں، اس کے بدلے قیامت کے دن اللہ رب العزت انکو محبت کی نظر سے دیکھیں گے، اب فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے، دنیا کے مردوں کی کمینی نگاہیں، آپ اپنے جسم پر ڈلوانا چاہتی ہیں یا اللہ رب العزت کی پاک نگاہیں اپنے جسم پر ڈلوانا چاہتی ہیں، دنیا کی لذتیں تھوڑے وقت کی ہیں، آخرت کی لذتیں ہمیشہ ہمیش کی ہیں، اللہ رب العزت ہمیں اپنے دیدار کی لذت سے محروم نہ فرمائے اور اپنی محبت کی نظروں سے محروم نہ فرمائے وہ کتنا بدنصیب انسان ہے، جس کے بارے میں اللہ فیصلہ کرلے کہ میں اسکی طرف محبت کی نظروں سے نہیں دیکھوں گا، قرآن پاک میں فرمایا ﴿وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ﴾ اللہ انکی طرف محبت کی نظر سے نہیں دیکھے گا، تو جب اللہ ہی نہیں دیکھے گا تو سوچئے پھر انسان نے کیا کمایا، اور کیا زندگی گذاری، اسلئے ہمیں چاہیئے کہ ہم پردے کا خیال رکھیں، مرد عورتوں کی طرف سے نگاہوں کا پرہیز کریں، اور عورتیں مردوں کی طرف سے نگاہوں کا پرہیز کریں، عورتیں بنیں سنوریں اپنے خاوند کے لئے، جسکی شریعت نے اجازت دی یا پھر اپنے دل میں یہ نیت رکھیں کہ میں تو چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن میرا مالک مجھے محبت کی نظر سے دیکھ لے، اسلئے پردہ دار بچیوں کی اگر دوسری انکی ہم عمر بچیاں مذاق کریں اور کہیں کہ تم تو پردہ میں یوں نظر آتی ہو، تم تو یوں لگتی ہو، انکے ساتھ ٹھٹھا مذاق کریں، یہ اپنے دل کو بتادیں کہ یہ بھلے مذاق کرتی رہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ میں اپنے آپ کو غیر محرم سے بچاؤں تا کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت مجھے محبت کی نظر سے دیکھیں، یہی میری کامیابی ہوگی اور یہی میری زندگی کا مقصد ہے، جس نے اپنے آپ کو پردے میں رکھا اور قیامت کے دن اللہ رب العزت کی نظر پڑ گئی وہ خوش نصیب عورت ہے اللہ رب العزت ہمیں ایسا بننے کی توفیق

عطا فرمادے، اور قرآن مجید میں جس طرح جنت کے تذکرے کیے اللہ تعالیٰ یہ اپنی پسندیدہ جگہ ہمکو بھی عطا فرمادے۔

گھر عورت کی ضرورت: سوچنے کی بات ہے کہ عورتیں دنیا کے اندر گھر والی کہلاتی ہیں، اس لیے کہ انکا اکثر وقت گھر میں گذرتا ہے، گھر کی زیبائش اور خوبصورتی کا بھی خیال رکھتی ہیں، گھر انہیں کی طرف منسوب ہوتا ہے، اس لیے مرد سے پوچھتے ہیں کہ گھر والی کا کیا حال ہے، تو عورتیں گھر والی کہلاتی ہیں اس لیے جب شادی ہوتی ہے عورت کی بری تمنا ہوتی ہے کہ مجھے اپنا گھر مل جائے اور جسکا کوئی گھر نہ ہو اور کوئی در نہ ہو وہ دھکے کھاتی پھرتی ہے، پریشان ہوتی ہے، کہ کاش مجھے چھت مل جاتی، میں اپنا سر چھپالیتی اے بہن! اگر تجھے دنیا میں گھر کی اتنی ضرورت ہے تو سوچ آخرت میں تجھے کیوں ضرورت نہیں؟ اگر اللہ نے آخرت میں تیرے گھر کی الاٹمنٹ نہ کی، تو پھر کیا بنے گا؟ جہنم میں جا کر تیرا کیا حال ہوگا؟ اس لیے آج وقت ہے کہ جنت کے گھر کی الاٹمنٹ کروانے کا، وہ الاٹمنٹ کیسے ہوتی ہے؟ کہ گناہوں سے توبہ کرلیں، ہم نے ایک فہرست بنادی ہے، جس میں سترہ بڑے بڑے کبیرہ گناہ لکھے گئے ہیں، جو انگلش اور اردو میں لکھے ہوئے ہیں، ان کو ابھی ہم تقسیم کروائیں گے، یہ کبیرہ گناہ ہیں آپ ان تمام گناہوں کو بیٹھ کر پڑھیں، اور نشان لگائیں کہ کون کون سا گناہ آپ کرتی ہیں، ان گناہوں سے سچی توبہ کریں جب آپ گناہوں سے سچی توبہ کرلیں گی، اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے اور آئندہ نیکوکاری کی زندگی عطا فرمادیں گے، تو آج کی اس محفل میں اپنے گناہوں کی سچی توبہ کرلیجئے اور اپنے رب کے سامنے یہ دعا کیجئے کہ اللہ ہمیں جنت میں گھر عطا فرمادے، جنت کی الاٹمنٹ یہ رمضان المبارک کے مہینے میں ہو رہی ہے اس لیے نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اس مہینے میں یہ دعاء مانگو (اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ) اے اللہ میں جنت کا سوال کرتی ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتی ہوں رمضان المبارک کے بقیہ دنوں میں یہ کثرت سے دعا مانگو اے اللہ جنت میں گھر عطا فرمادینا یہ عورت کی بڑی تمنا ہوتی ہے اسی پر اپنی بات کو ختم کرتا ہوں رب کریم ہمیں گناہوں سے محفوظ فرمادے اور ہمیں جنت کی نعمتیں عطا فرمادے۔